بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ـ لوتیہ یشاء ـ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۲ امان ۱۳۴۴ ہش ـ ۸ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ـ ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء	نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ـ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ـ

ربوہ ۱۱ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی

اِس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے. الحمدللہ

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

اخبار احمدیہ

ـ۰ ربوہ ۱۱ مارچ. کل شام تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا. جس میں جماعت نہم کے طلباء نے طلبہ جماعت دہم کو الوداعی ایڈریس پیش کیا. اس خصوصی تقریب میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم. اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے ادا فرمائے. آپ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا. آپ کی تقریر کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا. انشاء اللہ

ـ۰ ربوہ ۱۱ مارچ. مکرم محمد امین صاحب کارکن ٹاؤن کمیٹی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے خسر محترم حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان حال ربوہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں تا حال بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں گو پہلے کی نسبت ایک قدرے افاقہ ہے. احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں.

ـ۰ ربوہ ۱۱ مارچ. افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم شیخ محمد حنیف صاحب ایس ڈی او محکمہ انہار قائد آباد کی صاحبزادی عزیزہ نعیمہ حنیف مورخہ ۹ مارچ کو میانوالی ہسپتال میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون. عزیزہ مرحومہ ربوہ میں جماعت دہم کی طالبہ تھیں مورخہ ۶ مارچ کو اچانک بیمار ہوئیں اور باوجود ہر ممکن علاج کے جانبر نہ ہو سکیں ـ مرحومہ کا جنازہ اسی رات میانوالی سے ربوہ لایا گیا مورخہ ۱۰ مارچ کو ۱۱ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی. بعد ازاں نعش کی تدفین عمل میں آئی احباب جماعت مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں:

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلسلۂ احمدیہ کے قیام کی ایک نہایت اہم اور بنیادی غرض

”دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور دُعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے“

”اِس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شے قرار دیا جاتا ہے. یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے. یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دُور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کیلئے قائم کیا ہے: دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے.

بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر اور نتیجہ کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں. حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے. پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی. خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا. نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے ہیں. جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے.

سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو. اس کو موجود. سمیع. بصیر. خبیر. علیم. متصرف. قادر. سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے. مگر کیا کروں کس کو سناؤں اب اسلام میں مشکلات ہی اور آ پڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا رتبہ انسانوں اور مُردوں کو دیتے ہیں. حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے. مَیں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں.“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم ص ۲۶۹ و ۲۷۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء

مذہب کا فائدہ بغیر ایمان علی وجہ البصیرت کے نہیں ہو سکتا

(قسط نمبر ۲)

ہم نے گذشتہ اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ محض اس یاد دہانی سے کہ پاکستان کے باشندے مسلمان ہیں اور خدا و رسولؐ اور آخرت کے منکر نہیں موجودہ مسلمانوں میں اسلامی اخلاق پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ صرف وعظ و تذکیر سے یہ مدعا حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی اخلاق پیدا کرنے کے لئے دل میں جب تک حقیقی جوش پیدا نہ ہو اور ایسی حالت نہ ہو کہ انسان اس کے بغیر زندہ نہ رہ سکے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

یہ درست ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انسانی جان کو مقدس ٹھہرایا ہے۔ اور ناحق قتل و غارت کی سخت مذمت کی ہے۔ لیکن اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے وہ قرآن کریم پر علی وجہ البصیرت ایمان کی ہے۔ جب تک ایسا ایمان مسلمانوں کے دلوں میں پیدا نہ ہو قرآن کریم کی ہدایات کوئی اثر نہیں دکھا سکتیں۔ اس لئے صرف یہ کہہ دینے سے کہ یہاں کے لوگ مسلمان ہیں اور خدا و رسولؐ کے منکر نہیں اس لئے محض وعظ و تذکیر سے یہ غفلت دور ہو جائے گی پرلے درجہ کی سادگی ہے۔

جیسا کہ ہم گذشتہ اداریہ میں اشارہ کر چکے ہیں۔ مودودی صاحب نے بھی ایک تقریر میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ موجودہ اخلاقی پستی ایک لاعلاج مرض کی حد تک پہنچ چکی ہے اور یہاں اسلامی قانون نافذ بھی کر دیا جائے تو اس کا کامیاب ہونا ممکن نہیں۔

یہ درست ہے کہ ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ہر کام کے لئے ایک راہ مستقیم ہوتی ہے۔ وعظ و تذکیر واقعی بڑا اچھا ذریعہ ہے۔ لیکن محض وعظ و تذکیر سے آج تک کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوا۔ جب تک وعظ کہنے والے کے پیچھے الٰہی طاقت کام نہ کر رہی ہو۔

ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور اسلام کا خدا، اسلام کی الکتاب اور اسلام کا رسولؐ زندہ خدا، زندہ الکتاب اور زندہ رسولؐ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ آج کا مسلمان وہ زندہ اخلاق پیش نہیں کر سکتا جو اسلام چاہتا ہے اور جس کو اسلام پیش کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ مسلمان اسلام کے منکر ہو گئے ہیں۔ الکتاب کی تلاوتیں بھی ہوتی ہیں۔ مساجد میں اذانیں بھی گونجتی ہیں۔ جمعوں اور دیگر ایام میں خطبات بھی پڑھے جاتے ہیں۔ اسلام کے نام پر انجمنیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ ماہ رمضان میں راتیں بھی روشن ہوتی ہیں۔ تراویح بھی پڑھی جاتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں میں اسلامی اخلاق پیدا نہیں ہو رہا۔ کیا وجہ ہے کہ مغربی تہذیب طوفان کی طرح ہمارے بازاروں ہماری مجالس اور ہمارے گھروں میں داخلہ پا رہی ہے۔ اور وہ لوگ بھی جو مغربی تہذیب کے شاکی ہیں اس کو اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ وعظ و تذکیر ضروری ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات کو پھیلانا اور ہر گھر میں اس کو پہنچانا اسلامی اخلاق کے استحکام کے لئے ضروری ہے۔ مگر اس کا کیا کیا جائے آج وہ لوگ بھی جو دن رات اسلام اسلام کی رٹ لگائے رکھتے ہیں جن کی زبانوں پر گویا قرآن کریم کی آیات تیرتی رہتی ہیں۔ جو مساجد میں نہایت فصیح و بلیغ خطبات پڑھتے ہیں۔ امام نماز بنتے ہیں۔ آج مغربی تہذیب کے طوفان کے آگے تنکوں کی طرح اڑے چلے جاتے ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟۔

یہاں یاد رہے کہ ہم مغربی تہذیب کو ہر حیثیت سے برا نہیں کہہ رہے۔ اور نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ البتہ مغربی تہذیب کی برائیاں نہایت تیزی سے ہمارے عوام میں راہ پا رہی ہیں۔ اور ہمارے بڑے بڑے اہل علم حضرات بھی ان برائیوں کے آگے بند باندھنے سے لاچار ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ اس کی کیا وجہ ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمات باوجود تذکیر و وعظ کے۔ باوجود نماز روزہ۔ حج وغیرہ کے اسلامی شعائر کی پابندی کے نہ صرف مغربی تہذیب کی برائیوں کو نہیں روک سکتیں۔ بلکہ نئی نئی قسم کی برائیاں ہم میں پیدا ہو رہی ہیں۔

آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارا ملک اہل علم حضرات سے بھرا ہوا ہے۔ مساجد کی اتنی کثرت ہے۔ وعظ و تذکیر کا اتنا چرچا ہے۔ دینی رسالے اور اخبارات نکلتے ہیں۔ الغرض سینکڑوں ذرائع ہیں جن کے ذریعہ اسلامی تعلیمات پھیلائی جاتی ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مغربی تہذیب کی برائیاں کامیاب ہوتی چلی جاتی ہیں اور مسلمان جانتے بوجھتے اسلامی اخلاق سے مبرا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ آخر قرآن کریم کی وہ تاثیر کہاں چلی گئی جس سے اقوام عالم میں ہل چل مچ گئی تھی۔ یہ نہایت خطرناک حالت ہے۔ اور اہل دل سے غور و فکر کی طالب ہے۔

بے شک مسلمانوں کی زبانوں پر خدا و رسولؐ کا نام آتا ہے بے شک وہ قرآن کریم کے منکر نہیں ہیں۔ مگر انہیں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ اور آخرت پر علی وجہ البصیرت ایمان نہیں رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون کو فراموش کر دیا ہے۔ اور بجائے اللہ تعالےٰ سے رہنمائی کے دانشمندوں کے پیچھے چل نکلے ہیں۔ جنہوں نے اپنے فہم و فقہ سے نئے نئے مسائل گھڑے ہیں اور بجائے دین اسلام کے اسلامی نظام۔ اقامت دین اور نظام ربوبیت ایسے نظریات بنا لئے ہیں۔ اور ایک طرح سے اللہ تعالےٰ کو بھی نعوذ باللہ اصلاح دینے کے مدعی بنے ہوئے ہیں۔

قطعات

تم سے ہم اے بتو نہیں ڈرتے
ہم تو اپنے خدا سے ڈرتے ہیں
ہم نے سیکھا ہے یہ بگولوں سے
خاکبازی میں رقص کرتے ہیں

فقیہ شہر کا ایمان ڈولتا ہی رہا
خدائے پاک تو بندوں سے بولتا ہی رہا
کلام پاک کا چشمہ تو تلخ ہو نہ سکا
خرد کا زہر خردمند گھولتا ہی رہا

چاہو طوفاں سے گر اماں پاؤ
کشتی نوح ہے یہ چڑھ آؤ
سلطنت حق کی کیا بپا ہوگی
پہلے حق پر یقین تو لاؤ

تنویر

پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد

اور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اُن کا ظہور

شیخ خورشید احمد۔

(۲)

کلام اللہ کے مرتبہ کا اظہار

پیشگوئی مصلح موعود کی ایک اہم غرض الہام الٰہی نے یہ بتائی تھی کہ مصلح موعود کے ذریعہ "کلام اللہ کا مرتبہ" دنیا پر ظاہر ہوگا سو یہ غرض بھی حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے قرآنی حقائق و معارف کے ذریعہ کلام اللہ کے مرتبہ کو ایسے طور پر ظاہر کیا۔ جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے یہ چیلنج دیا کہ قرآن پاک کی تفسیر اور اس کے حقائق و معارف کے اظہار میں کوئی شخص میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے متعدد مرتبہ اس چیلنج کو پیش کیا۔ اور مخالفین کو للکارا۔ لیکن کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ کی زیر ہدایت قرآن کریم کے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمے شائع کئے گئے جس سے دنیا کے کونے کونے میں کلام اللہ کے مرتبہ کا اظہار ہوا۔ چنانچہ انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن اور سواحیلی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ ہسپانوی۔ پرتگالی، اطالوی، روسی اور فرانسیسی زبانوں میں بھی تراجم تیار ہو چکے ہیں تفسیر کبیر کے نام سے آپ نے قرآن کریم کی جو تفسیر رقم فرمائی ہے۔ وہ قرآنی علوم و حقائق کا ایک بے نظیر خزانہ ہے۔ چنانچہ جب حیدر آباد کے ایک معزز اور تعلیم یافتہ مسلمان یعنی سید جعفر حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ نے اس تفسیر کا مطالعہ کیا تو انہوں نے لکھا۔

> "مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔ اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر میں قرآن کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔" (صدق جدید ۱۵ جون ۱۹۶۲ء)

آپ کی زیر ہدایت اور زیر نگرانی قرآن کریم کا جو انگریزی ترجمہ تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع ہوا۔ اور جس کے ساتھ آپ کا رقم فرمودہ ایک مبسوط دیباچہ بھی شامل ہے اسے پڑھ کر یورپ کے "مستشرقین پر بھی" "کلام اللہ کا مرتبہ" ظاہر ہوگیا۔ اور وہ اس سے از حد متاثر ہوئے۔ چنانچہ ایک مشہور مستشرق مسٹر رچرڈ بیل نے لکھا۔

> "قرآن کریم کی تعلیمات کو ایسی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے مناسب حال ہے اور روحانی زندگی اور تبلیغی جدوجہد کی آئینہ دار ہے۔"

ایک اور مستشرق مسٹر جی آربری نے لکھا کہ یہ ترجمہ "اسلامی علوم پر دسترس کی ایک حقیقی یادگار ہے"۔

غرض ظاہری اور معنوی لحاظ سے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ "کلام اللہ کا مرتبہ" دنیا پر ظاہر ہوگیا چنانچہ حضور نے خود بھی ایک مرتبہ فرمایا۔

> "قرآن کریم کے ایک ایک حرف اور ایک ایک حرکت اور ایک ایک نقطہ کے نیچے سے ہم نے معارف کے خزانے نکالے۔ اور انہیں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بات تمام عالم میں قائم کی۔ یہاں تک کہ اسلام کا شدید سے شدید دشمن بھی آج یہ تسلیم کرنے لگ گیا ہے کہ روحانی میدان میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسا پہلوان اور کوئی نہیں ہوا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء)

جماعت احمدیہ میں خدمت اسلام کا جذبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ خود تبلیغ اسلام کے لئے بے نظیر جدوجہد فرمائی۔ بلکہ اپنی جماعت میں بھی یہی روح پیدا کر دی۔ تاکہ وہ بھی پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد کو ہمیشہ پورا کرتی رہے۔ چنانچہ بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ توحید حقیقی پر جو ایمان جماعت احمدیہ کو آج حاصل ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد میں اسلام قرآن کریم اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کا اور انہیں پھیلانے کا جو سچا جوش پایا جاتا ہے اس کی نظیر یقیناً مسلمانوں کی کسی اور جماعت یا گروہ میں نہیں مل سکتی۔

غیر از جماعت اصحاب کا اعتراف

یہ حقیقی تڑپ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت اور راہ نمائی کا ہی نتیجہ ہے جو غیر از جماعت اصحاب غیر جانبداری کے ساتھ ہماری جماعت کو دیکھتے ہیں اور خود مرکز سلسلہ میں آکر مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ اس سے گہرے طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب ایک شریف الطبع معزز مسلمان تقسیم ملک سے قبل قادیان آیا۔ تو وہاں کے حالات کو دیکھنے کے بعد اس نے لکھا۔

> "قادیان کی احمدی جماعت کے افراد کو جب دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشے میں سرشار پا لیا گیا۔ قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں میں نے دیکھی۔ کہیں نہیں دیکھی۔ صبح کی نماز کے بعد میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو قرآن مجید پڑھتے دیکھا ..... مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدسیوں کے گروہ در گروہ آسمان سے اتر کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے بنی نوع انسان پر قرآن مجید کی عظمت کا سکہ بٹھا رہے ہیں غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔" (تاثرات قادیان)

یہ تو تھے ایک معزز غیر احمدی مسلمان کے تاثرات۔ اب میں ایک مشہور دشمن اسلام پادری ایچ کریمر کے تاثرات پیش کرتا ہوں یہ شخص انگریز پادری تھا اور اسلام کا شدید دشمن۔ جب وہ ۱۹۳۱ء میں قادیان گیا تو وہاں سے واپس آنے پر اس نے لکھا۔

> "مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد صرف تبلیغ اسلام ہے ...... ان لوگوں میں قربانی کی روح اور تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کے لئے سچی محبت دیکھ کر بے اختیار آفرین نکلتی ہے ..... میں نے دیکھا کہ قادیان کے لوگ اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں۔ وہ اسلام کی محبت میں اندھے اور مجنون ہو رہے ہیں۔" (تاثرات قادیان)

یہ حوالے بتاتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد کو نہ صرف خود پورا کیا۔ بلکہ اپنی جماعت میں بھی ان مقاصد کو عملی رنگ میں پورا کرنے کی تڑپ اور جذبہ پیدا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جذبہ کو ہمیشہ ہمارے اندر قائم رکھے۔ اور جو مقدس فضا اور ماحول قادیان میں لوگوں کو نظر آتا تھا۔ اسے اب ہمارے مرکز ثانی یعنی ربوہ میں بھی ہمیں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت

خلاصہ کلام یہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کے ہر دور میں ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ آپ نے ہر لمحہ پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد کو پیش نظر رکھا۔ اور اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائی۔ حضور کی اسی جدوجہد کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک احمدی بزرگ صحابی جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے استاد بھی تھے۔ یعنی حضرت مولانا شیر علی صاحب نے ایک دفعہ ان جامع الفاظ میں تحریر فرمایا تھا کہ

> "حضور کا سارا بڑھنا۔ پھولنا اور بار برگ و بار ہونا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ ایک نازک پتیوں والے چھوٹے پودے کی طرح تھے۔ جبکہ میں نے پہلی دفعہ حضور کو دیکھا۔ یہ پودا میرے دیکھتے دیکھتے جلد جلد بڑھا اور پھولا پھلا لایا..... جو کچھ خدا تعالےٰ کے پاک کلام میں آپ کی نسبت پہلے سے خبر دی گئی تھی اس کو

میں نے اپنی آنکھوں سے
لفظ بلفظ پورا ہوتے دیکھ لیا"
(الفضل ۵ دسمبر ۳۸ء)

بیماری اور ضعیفی کے زمانہ میں حضور کی خواہش اور تمنا

اس وقت تک جو کچھ بیان کیا گیا اس کا تعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچپن جوانی اور ادھیڑ عمر کے زمانہ سے تھا۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ جب حضور تقاضائے بشری کے ماتحت ضعیف اور بیمار ہو گئے۔ تو پھر بھی حضور کی واحد تمنا اور خواہش یہی رہی کہ کسی طرح دنیا میں اسلام کا اور حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو۔ چنانچہ جب ۱۹۵۹ء میں حضور پر دوبارہ بیماری کا حملہ ہوا۔ تو حضور نے وصیت کے رنگ میں ایک نہایت ضروری پیغام اپنی اولاد اپنے خاندان اور ساری جماعت کے نام تحریر فرمایا درحقیقت یہی پیغام اس مضمون کا محرک تھا۔ اس پیغام میں حضور نے بڑے ہی درد۔ بڑی تڑپ اور بڑے سوز کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار فرمایا ہے کہ دنیا میں خدائے واحد کا بول بالا ہو اور اسلام اور حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت قائم ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم پیغام

اس پیغام کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بہت بڑھ جاتی ہے کہ دنیا میں صحت کی حالت میں انسان بعض کام بناوٹ یا تکلف سے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن بیماری کی حالت میں اور ایسی بیماری کی حالت میں جبکہ انسان اپنی زندگی کو ختم ہوتا ہوا محسوس کرے اور وصیت کے رنگ میں کچھ کہے ہرگز بناوٹ اور تکلف کی گنجائش نہیں رہتی اس لحاظ سے حضور کا یہ پیغام نہ صرف اپنوں کے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہ پیغام بلاشبہ حضور کی دلی تڑپ اور تمنا کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ ہر لمحہ ہم اسے پیش نظر رکھیں حضور ایدہ اللہ کے اس بصیرت افروز پیغام کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا:-

"اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

ہم دوسرے انسانوں سے الگ قسم کے انسان نہیں تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ خبر دی کہ مسیح موعود شاہی خاندان میں پیدا ہوگا اور اس کے ذریعہ پھر اسلامی بادشاہت قائم ہوگی۔ اس کی وجہ سے باوجود نالائق ہونے کے ہم نے ایک لمبی سکھ کی زندگی بسر کی اور اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق شاہی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ہماری اس میں کوئی خوبی نہ تھی۔ ہم ذلیل تھے۔ اس نے ہمیں دین کا بادشاہ بنا دیا۔ ہم کمزور تھے ہمیں اس نے طاقت ور کر دیا۔ اور اسلام کی آئندہ ترقیوں کو ہم سے وابستہ کر دیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے طفیل ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائیں۔ یہ وہ مشکل کام تھا جس کو بڑے بڑے بادشاہ نہ کر سکے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہم غریبوں اور بے کسوں کے ذریعہ سے یہ کام کروا دیا...... مجھے امید ہے کہ میری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہمیشہ اسلام کے جھنڈے کو اونچا کرتی رہے گی۔ اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی قربانی کے ذریعہ سے اسلام کے جھنڈے کو ہمیشہ اونچا رکھیگی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گی۔ میں اس دعا میں ہر احمدی کو شامل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اس مشن کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ وہ کمزور ہیں لیکن ان کا خدا ان کے ساتھ ہے۔ اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے انسانوں کی طاقت کا کوئی ڈر نہیں ہوتا......

اے عزیزو! ۱۹۱۴ء میں خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کا بوجھ مجھ پر رکھا تھا اور میری پیدائش سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ میری خبر دی تھی۔ میں تو ایک حقیر اور ذلیل کیڑا ہوں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے مجھے نوازا۔ اور میرے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کو قائم کیا۔ جس خدا نے میرے جیسے حقیر انسان کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام قائم کیا۔ میں اسی خدائے قدوس کا دامن پکڑ کر اسی سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اسلام کو برتری بخشے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اگلے جہان میں ساری دنیا کے سردار ہیں۔ اس جہان میں بھی ساری دنیا کا سردار بنائے...... میں اپنے لڑکوں۔ لڑکیوں اور بیویوں کو بھی اسی کے سپرد کرتا ہوں میری نرینہ اولاد موجود ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں اولاد در اولاد اور بیویوں اور ان کے وارثوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں جس کی حوالگی سے زیادہ مضبوط حوالگی اور کوئی نہیں...... میں ساری جماعت احمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف کریں اور قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں۔ خدا تعالیٰ انکے ساتھ ہو اور ان کی مدد کرے۔ اور اپنی برکتوں سے ان کو نوازے۔ میں احمدیت اور اس کے آثار کو بھی خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی ان کا محافظ ہو اور ان کی عزت کو قیامت تک قائم رکھے..... اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ تمام برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے۔ جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے۔ اور اس جہان میں بھی اونچا کرے..... خدا کرے احمدیوں کے ذریعہ سے کبھی دنیا میں ظلم کی بنیاد قائم نہ ہو۔ بلکہ عدل و انصاف اور رحم کی بنیاد قائم ہوتی چلی جائے اور ہمیشہ خدا کے فرشتے اس کے دائیں بھی کھڑے ہوں اور بائیں بھی کھڑے ہوں۔ اور کوئی شخص ان کی طرف نیزہ نہ پھینکے جسے خدا تعالیٰ کے فرشتے آگے بڑھ کر اپنی چھاتی پر نہ لے لیں۔ آمین ثم آمین.....

مرزا محمود احمد ۱۷ مئی ۵۹ء"
(الفضل ۲۰ مئی ۵۹ء)

حضور اقدس کے اس نہایت بصیرت افروز اور روح پرور پیغام سے ظاہر ہے کہ جس طرح بچپن اور جوانی کے زمانہ کو حضور نے اپنی اس تڑپ کو پورا کرنے کے لئے وقف رکھا کہ دنیا میں توحید قائم ہو اسلام کا بول بالا ہو۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہو۔ اسی طرح جب حضور پر بڑھاپے کا زمانہ آیا اور تقاضائے بشریت کے ماتحت آپ بیمار ہو گئے۔ اور خدمت اسلام کی عملی جدوجہد میں آپ پہلے کی طرح حصہ نہ لے سکے تو پھر بھی حضور کے دل میں اگر کوئی فکر ہے اگر کوئی خواہش اور تڑپ ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد پورے ہوں.... اور اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے سارے جھنڈوں سے بلند ہو۔ حضور کی اس خواہش اور تڑپ کے پیچھے جو سچا جذبہ۔ دلی درد اور اخلاص کارفرما ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قبولیت کے شرف سے نوازا۔ چنانچہ حضور کی بیماری کے ایام میں غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ بیرونی ممالک میں کئی نئے مشن قائم ہوئے۔ یورپ اور افریقہ میں کئی شاندار مساجد تعمیر ہوئیں۔ کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار کے لئے کئی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے کی وسیع اشاعت ہوئی اسی طرح حضور کی بیماری کے ایام میں سلسلہ کے اداروں یعنی صدر انجمن احمدیہ۔ انجمن تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹوں میں بھی غیر معمولی طور پر اضافے ہوئے گویا جماعت نے اپنے اخلاص میں اپنی قربانی میں اور اپنی جدوجہد میں نمایاں ترقی کی۔ اور اس طرح حضور کی اس خواہش اور تڑپ کو پورا کرنے کی مقدور بھر کوشش کی الحمد للہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آئندہ بھی وہ ہمیں ایسا ہی کرنے کی توفیق دے آمین تا پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد ہمیشہ پورے ہوتے رہیں۔ اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو آمین۔

"جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو۔ تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہوگا۔ دینی اور دنیوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ و طہارت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو ظالم ہو وہ ان کو حاصل کر سکتا ہے۔ چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پا لیتے ہیں لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے۔ ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ و طہارت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے جس قدر وہ ترقی کریگا اسی قدر لطیف دقائق اس پر کھلیں گے۔"
(البدر ۸ جنوری ۱۹۰۴ء)

یومِ مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

لاہور

مورخہ ۲۱ رفروری بروز اتوار بوقت نو بجے صبح بمقام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ زیر صدارت محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹ) جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت محمد یوسف صاحب بھاٹی گیٹ نے کی اور نظم عزیزم ملک طاہر احمد صاحب سلطان پورہ نے "محمود کی آمین" سے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے اختصار سے جلسہ کی غرض و غایت اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی زبارہ مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جلسہ مصلح موعود منعقدہ لدھیانہ سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ اور "قومیں اس سے برکت پائیں گی کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب جمیل "وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا جائیگا" کے موضوع کو نہایت تفصیل سے بیان کیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی ایک نظم ؎

"ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے"

کے چند اشعار عبد اللطیف صاحب طاہر سلطان پورہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد اخوند فیاض احمد خانصاحب نے "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔

اسکے بعد صدر جلسہ محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے نے نوجوانوں کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے ہر نازک موقع پر مسلمان قوم کی راہنمائی فرمائی جو بعد کے واقعات نے صحیح ثابت کی۔

بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار ملک عبد اللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

جھنگ

مورخہ ۲۰ رفروری ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ اجلاس یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔

شمیم پرویز صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ چوہدری عبد الغفور صاحب نے "پیشگوئی کا پس منظر اور پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

مولوی احمد الدین صاحب نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

بعدہٗ بشیر الدین احمد صاحب نے "خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا، وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

چوہدری سراج دین صاحب نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

اخیر پر محترم صدر صاحب نے خطاب فرمایا۔

خاکسار احمد دین
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جھنگ صدر

لجنہ اماء اللہ بنگلور (بھارت)

لجنہ اماء اللہ بنگلور کی طرف سے یوم مصلح موعود کا جلسہ مورخہ ۲۱ رفروری ۱۹۶۵ء بروز اتوار چار بجے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور کے گھر میں منعقد ہوا۔ مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد عزیزہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر مضمون پڑھا۔ نظم عزیزہ جمیلہ بانو نے درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ نے ظہور مصلح موعود کی ضرورت پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور عزیزہ حمیدہ بیگم نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ اخبار الفضل سے پڑھ کر سنائے۔ عزیزم مجیب احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

اسکے بعد عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر" پر مضمون سنایا۔ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے قرآن کریم کی شان میں ایک مضمون پڑھا۔ ناصرات کی چند لڑکیوں نے نظم ؏

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور سلسلہ عالیہ کی ترقی کے لئے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسارہ اختر بیگم
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور (بھارت)

سرگودھا

جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ ۲۰ رفروری ۶۵ء کو زیر اہتمام جماعت احمدیہ سرگودھا۔ مسجد احمدیہ بلاک ۹ شہر سرگودھا میں زیر صدارت حافظ مسعود احمد صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا منعقد کیا گیا۔ جلسہ نماز مغرب کے بعد شروع ہوا۔

تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد پروفیسر رحمت علی صاحب مسلم۔ مکرمی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سرگودھا اور قریشی مجید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر نے اپنی تقاریر میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ تقاریر پورے انہماک اور توجہ سے سُنی گئیں۔ اور سوا آٹھ بجے دُعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار۔ مختار احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد سرگودھا)

چکوال

مورخہ ۲۰ رفروری ۶۵ء کو چکوال میں جلسہ یوم مصلح موعود شایانِ شان طریق پر منعقد کیا گیا۔

اس دفعہ تحصیل چکوال کے جملہ احمدی احباب اور جماعتوں کو جلسہ یوم مصلح موعود میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اور ان کے طعام و قیام کا مقامی جماعت نے بندوبست کیا۔

چنانچہ مختلف مقامات یعنی دوالمیال نئی جماعت، خانپور، بھگوال، منڈے، کھوا بہادر کے احباب چکوال پہنچ گئے۔

مقررہ وقت پر تقریباً تمام مقامی احباب جماعت مستورات اور بچوں سمیت مسجد احمدیہ چکوال تشریف لے آئے۔ اس موقع پر اظہار خوشی کے لئے مسجد اور ملحقہ گلی کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ نماز عصر اجتماعی طور پر ادا کی گئی اور ازاں بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چکوال کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم ملک بشیر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ملک نذیر احمد صاحب نے درثمین سے "محمود کی آمین" میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد خاکسار قریشی محمد اسلم شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کی تقریر تھی۔ میں نے "پیشگوئی مصلح موعود، اس کا حقیقی مصداق اور مصلح موعود کے کارنامے" کے عنوان پر ۳۵ منٹ تک تقریر کی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم ملک مبارک احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے دس منٹ تک حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح جلسہ مصلح موعود کے موقعہ پر دیا ہوا حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کا ایک پرانا پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی تھی کہ تم بے شک اس موقع پر خوشیاں مناؤ۔ لیکن اپنے مطمع نظر اور منزل مقصود کو ان خوشیوں میں محو ہو کر کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔ حضور کے اس روح پرور پیغام کے بعد مکرم مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد مکرم مولوی علی احمد صاحب مولوی فاضل منڈے نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی اور اس ضمن میں حضور کی شفقت کے چند واقعات بھی بیان کئے۔ مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم راجہ محمد اسلم صاحب سجاد ہیڈ ماسٹر ہائی سکول بھگوال نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق مدلل اور دلچسپ تقریر کی۔

راجہ صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

پڑھی۔ پھر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ نے پیشگوئی کی شق "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" کے ثبوت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک اقتباس تفسیر کبیر سے پڑھ کر سنایا۔ مکرم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد دعا ہوئی اور یہ بارونق اجلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حاضری خوشکن تھی۔

(محمد اسلم قریشی شاہد۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم چکوال)

شکریہ احباب

میرے والد محترم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب آف بھاٹی دروازہ لاہور کی وفات پر بہت سے بزرگوں اور احباب نے ہمارے ساتھ گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ چونکہ فرداً فرداً بذریعہ خطوط جواب لکھنا مشکل ہے اس لئے بذریعہ الفضل میں اپنی طرف سے اور اپنی والدہ صاحبہ محترمہ اور دیگر تمام افراد خاندان کی طرف سے سب بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار مرزا محمد احمد۔ محلہ پٹ رنگاں بھاٹی دروازہ۔ لاہور)

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب صرف ڈیڑھ مہینہ رہ گیا ہے۔ لہذا تمام احباب اور کارکنان مال سے التماس ہے کہ اس عرصہ میں لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام اور حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پُرجوش جدوجہد کریں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

۱۲ جنوری ۱۹۶۵ء تک جو رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ ان کا نقشہ نیچے درج ہے۔ تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے۔ جسے اس عرصہ میں بہر حال پورا کرنا ہے۔ وصولی کی فی صدی رفتار نکالنے میں صرف سال رواں کے بجٹوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقاؤں کو بے باق کرنے کے لئے بھی خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

نوٹ :۔ جن جماعتوں کے نام پر یہ ※ نشان لگایا گیا ہے ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے۔ اس لئے ان جماعتوں کی فیصدی وصولی کا اندازہ گزشتہ سالوں کے بجٹ کے مطابق لگایا گیا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اب بجٹ بھجوانے میں مزید دیر نہ کریں۔ جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔

(ناظر بیت المال)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
	ا۔ جماعتہائے جنکا بجٹ ایک لاکھ روپیہ سے زائد ہے						
۱	کراچی ⊗	۶۰	۴۶	۲	لاہور (تمام حلقہ جات)	۵۹	۳۴
۳	راولپنڈی ⊗	۴۳	۱۶				
	ب۔ بجٹ بیس ہزار روپیہ سے زائد						
۱	سرگودھا شہر	۶۵	۵۴	۲	سول لائن (لاہور) ⊗	۶۹	۴۸
۳	لائل پور ⊗	۵۴	۵۷	۴	ربوہ (تمام محلہ جات)	۵۴	۵۵
۵	پشاور	۵۷	۳۳	۶	حیدرآباد	۵۲	۲۵
۷	کوئٹہ	۵۱	۲۴	۸	گوجرانوالہ	۴۰	۳۱
۹	سیالکوٹ شہر	۳۸	۲۵	۱۰	چٹاگانگ	۳۲	۷
۱۱	ڈھاکہ ⊗	۲۱	۱۳				
	ج۔ بجٹ دس ہزار روپیہ سے زائد						
۱	ملتان چھاؤنی	۷۹	۶۸	۲	ماڈل ٹاؤن (لاہور) ※	۹۰	۵۵
۳	نواب شاہ ⊗	۷۰	۵۶	۴	اسلامیہ پارک (لاہور)	۸۴	۳۷
۵	شیخوپورہ	۶۳	۵۷	۶	مزنگ (لاہور) ⊗	۵۴	۵۲
۷	جھنگ صدر (مگھیانہ)	۴۳	۵۸	۸	گجرات	۴۴	[illegible]
۹	سمن آباد (لاہور)	۶۲	۳۳	۱۰	لاہور چھاؤنی	۵۹	۶
۱۱	کنری	۴۷	۳۷	۱۲	مردان	۴۳	۳۸
۱۳	منٹگمری	۳۸	۳۶	۱۴	کینال پارک (لاہور) ⊗	۵۲	۱۷
۱۵	ملتان شہر	۴۲	۱۹	۱۶	سنت نگر (لاہور)	۴۷	۳
۱۷	کھاریاں	۲۶	۳۳	۱۸	سلطان پورہ (لاہور)	۳۲	۲۴
۱۹	گنج مغلپورہ (لاہور)	۳۶	۱۹	۲۰	واہ کینٹ	۳۲	۲۱
۲۱	سیالکوٹ چھاؤنی	۲۸	۹	۲۲	بہاولپور	۱۸	۶

(باقی)

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) میرا لڑکا محمد سرور چند دنوں سے درد گردہ میں مبتلا ہے مرزا عزیز محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیچہ وطنی (۲) میرے والدین کاروبار نہ چلنے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ نصیر احمد (۳) میرے بچوں نے مختلف امتحانات دیئے ہیں۔ غلام احمد بعبیر پور منٹگمری (۴) خاکسار کے والد صاحب کی آنکھ کا اپریشن مورخہ ۲۸-۲-۶۵ کو ہو رہا ہے۔ جمال الدین ایجنٹ الفضل جھنگ صدر۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

آفس آف دی ٹریک سپلائی آفیسر

پاکستان ویسٹرن ریلوے، ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

نوٹس

مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواران سے پی ڈبلیو ریلوے ٹریک اینڈ سلیپر ڈپوٹس دلتمولہ (CREOSOTING PLANT) ہیڈ کوارٹرز کے مختلف سٹیشنوں پر مثلاً رائے ونڈ، سکھر اور بہری پور بند وغیرہ میں ڈپو کلرکس گریڈ III در سکیل ۱۲۵ - ۲۲۵ روپے (کنسالیڈیٹڈ) کی دو مستقل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں کا ایک فیصد اور ۳۳ فیصد بالترتیب

ا۔ شیڈولڈ کاسٹس۔ II۔ ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں۔ ریٹائرڈ ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور زیر کفالت (جن کا والد فوت ہو چکا ہو) بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ امیدوار جو مندرجہ بالا آئٹم II کے لئے ۳۳ فیصد مخصوص اسامیوں کی مد میں آتے ہیں کو اپنی درخواستوں کے ہمراہ حسب ذیل دستاویزات بھی فراہم کرنا ہوں گی۔

(ا) اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا والد، دادا، نانا یا بھائی ریلوے کا مستقل کنفرمڈ ملازم ہے یا تھا۔ زیر کفالت بھائی ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ اسکا والد زندہ نہیں اور وہ مکمل طور پر بھائی کے زیر کفالت ہے۔

ب:۔ اس صورت میں جبکہ امیدوار کا والد، دادا، نانا اب ریلوے کی ملازمت میں نہیں ہے اسکا واضح ثبوت کہ:۔

ا۔ وہ ڈسپلنری اور اپیل رولز کے تحت ملازمت سے برخاست یا علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

II۔ اس نے گریجوٹی یا پراویڈنٹ فنڈ کی خاص امداد یا پنشن حاصل کی تھی۔

۲۔ **کم از کم قابلیت:۔** کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے بی اے یا بی ایس سی یا سینئر کیمبرج ڈپلومہ یا اسکے مساوی۔ کھیلوں۔ وضع قطع بشمول آداب، خود اعتمادی، عام فہم، ہوشیاری میں مہارت اور خاص خدمات جو اس نے سٹیٹ کے لئے انجام دیں۔ ایک مزید قابلیت سمجھی جائے گی اور امیدوار کی اہلیت کا تعین کرتے وقت اس پر بھی غور کیا جائے گا۔

۳۔ **عمر:۔** امیدواروں کی عمر ۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء کو ۱۸ سال سے کم اور ۳۰ سال سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ شیڈولڈ کاسٹس امیدوار جو مغربی پاکستان اور اس کی ریاستوں کے قبائلی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں کے لئے عمر کی زیادہ حد میں ۳ سال تک کی رعائت دی جا سکتی ہے۔

۴۔ **میڈیکل ٹسٹ:۔** مطلوبہ سٹینڈرڈ سی آئی ہے جسکی ریگولیشنز مقررہ درخواست فارم کی پشت پر چھپے ہوئے ہیں۔

۵۔ **تنخواہ وغیرہ:۔** ۱۲۵/- روپے ماہانہ۔ در سکیل ۱۲۵-۲۲۵ روپے (کنسالیڈیٹڈ) جمع دیگر الاؤنسز جو قواعد کے تحت رائج ہوں۔

۶۔ **درخواستوں کی ترسیل:۔** (ا) درخواستیں لازمی طور پر مجوزہ فارم پر جو پی ڈبلیو ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے بقیمت -/۱ روپیہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس میں چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پُر کر کے قریبی دفتر روزگار کے مینجر کو ارسال کریں۔

(ب) سرکاری/ریلوے ملازمین بھی اپنی درخواستوں کی ترسیل اپنے محکمہ/دفتر کے سربراہ کی وساطت سے قریبی دفتر روزگار کو کریں۔ مجسٹریٹ درجہ اوّل/متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے سکونتی سرٹیفکیٹ اور دیگر اسناد بھی درخواستوں کے ہمراہ ارسال کریں۔

۷۔ **خاص مراعات:۔** درجہ ذیل سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے۔

(ا) شیڈولڈ کاسٹس۔ (II) مغربی پاکستان اور اس کی ملحقہ ریاستوں کے قبائلی علاقوں۔ (III) علاقہ آزاد کشمیر میں مستقل رہائش پذیر ہوں۔ گلگت ایجنسی۔ بلتستان یا وہ جو جموں اور کشمیر ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز جو انہیں علاقوں میں یا پاکستان کے کسی دوسرے حصہ میں ہجرت کر چکے ہوں اور مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں کے لئے۔

(ا) درخواست فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے

(ب) عمر کی زیادہ حد میں ۳ سال کی رعایت۔

۸۔ ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواران کو کوئی سفر خرچ یا دیگر اخراجات نہیں دیئے جائیں گے۔

۹۔ کامیاب امیدواروں کو میڈیکل ٹسٹ پاس کرنا ہوگا۔

ٹریک سپلائی آفیسر

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ ڈھاکہ ۱۰ مارچ۔ صدر محمد ایوب خان چین کا ہفت روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد کل ڈھاکہ پہنچ گئے۔ اپنے دورہ کے آخری مرحلہ پر انھوں نے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے دوبارہ بات چیت کی اس موقع پر عالمی مسائل اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ یہ مذاکرات کل سہ پہر ہوئے۔ تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر صدر کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا اور لوگوں کے علاوہ قائم مقام صدر مسٹر فضل القادر چوہدری اور مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خان خوش آمدید کہنے والوں میں موجود تھے۔ شنگھائی میں صدر ایوب نے کل کا دن بڑی مصروفیت میں گزارا۔ صبح وہ شہر کے نواح میں ایک کمیون دیکھنے گئے۔ اس کمیون میں مختلف قسم کے کارخانوں سے صدر ایوب بہت متاثر ہوئے اور ان کے بارے میں انھوں نے ضروری تفصیلات معلوم کیں۔ جو انہیں چینی وزیر اعظم چو این لائی نے مہیا کی ہیں۔ کمیون میں کام کرنے والے کارکنوں اور مزدوروں نے صدر ایوب کا پرجوش خیر مقدم کیا اور پاک چین دوستی زندہ باد صدر ایوب زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ بعد میں وزیر اعظم چو این لائی نے صدر کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر صدر ایوب نے اپنے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ چین نے زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی کی ہے اس دعوت میں وزیر اعظم چو این لائی نے صدر ایوب کا جام صحت نوش کیا۔

صدر مشرقی پاکستان میں ایک دن قیام کریں گے وہ آج بار لیبائی جائیں گے اور جمعرات کو راولپنڈی پہنچیں گے۔ جہاں ان کا چین کے کامیاب دورے سے واپسی پر انتہائی پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔

شنگھائی سے صدر ایوب کو انتہائی خلوص اور احترام سے الوداع کیا گیا۔ ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم مسٹر چو این لائی ارکان کابینہ اور لاکھوں شہری موجود تھے

■ لاہور ۱۰ مارچ۔ صدر آزاد کشمیر جسٹس عبد الحمید خان نے صدر ایوب کے دورۂ چین کو کشمیری عوام کے لئے انتہائی مفید قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین نے اس مرتبہ واضح الفاظ میں ہماری جو حمایت کی ہے اس سے اہل کشمیر کے حوصلے بہت بلند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ صدر ایوب روس اور امریکہ کے رہنماؤں سے ملاقات کرنے جائیں گے تو کشمیر کے بارے میں ان ملکوں کا رویہ بھی کچھ نہ کچھ تبدیل ہو گا

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹورز کی مختصر وضاحت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت بشمول ڈاک خرچ و پیکنگ چارجز ناقابل واپسی	خاکے تصریحات اگر مطلوب ہوں درخواست دینے پر صرف چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر سے درج ذیل قیمت ادا کرنے پر مل سکتے ہیں	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	P4/5/2-65 ہارڈ ووڈ لاگز اور سکوئرز = ۱۴۹۸۰۰ مکعب فٹ	۲۵ روپے	×	۱۳/۳/۶۵ تا ۸/۴/۶۵	۱۰/۴/۶۵ بوقت ۸ بجے صبح	۱۰/۴/۶۵ بوقت ۹ بجے صبح
۲	P4/27/1-65 کینوس جیوٹ ۲۴" چوڑائی = ۱۱۴۳۵ گز	۱۵ روپے		۱۵/۳/۶۵ تا ۸/۴/۶۵	۱۰/۴/۶۵ بوقت ۸ بجے صبح	۱۰/۴/۶۵ بوقت ۹ بجے صبح
۳	P4/6/2-65 نرم لکڑی کے سلیپر اور لاگز دیودار = ۵۳۰۰۰ مکعب فٹ	۲۵ روپے	×	۱۳/۳/۶۵ تا ۱۰/۴/۶۵	۱۵/۴/۶۵ بوقت ۸ بجے صبح	۱۵/۴/۶۵ بوقت ۹ بجے صبح
۴	P4/15/1-65 جیوٹ گیس کیسنگ ۱۸ پلائی = ۳۲۰ ہنڈرڈ ویٹ	۱۰ روپے	×	۱۵/۳/۶۵ تا ۱۰/۴/۶۵	۱۵/۴/۶۵ بوقت ۸ بجے صبح	۱۵/۴/۶۵ بوقت ۹ بجے صبح
۵	P4/14/1-65 کاٹن ویسٹ عام اور اعلیٰ قسم = ۲۴۱۰۰ ہنڈرڈ ویٹ	۲۵ روپے		۱۸/۳/۶۵ تا ۲۰/۴/۶۵	۲۲/۴/۶۵ بوقت ۸ بجے صبح	۲۲/۴/۶۵ بوقت ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم ناقابل منتقلی، زیر دستخطی کے دفتر اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (ڈسپیکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے تمام ایام کار سوائے جمعہ کے روز۔ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مذکورہ بالا رقم کی نقد ادائیگی پر یا بذریعہ منی آرڈر حاصل کئے جا سکتے ہیں، پوسٹل آرڈرز، چیکس، بنک ڈرافٹس گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس مذکورہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے،

صرف انہیں مقررہ ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی،

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس ضمن میں استفسار یا رقم زیر دستخطی کے نام پر نہ بھیجی جائے۔

اے حمید خان اراے ایس
(چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور)

ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیم کو پوری جامعیت سے دوسروں تک پہنچائیں

پہلے انبیاء کے متبعین سے جو غلطیاں ہوئیں وہ ہمارے سامنے ہیں ہمیں ان سے سبق لینا چاہیئے

۲

۱۷ فروری ۱۹۲۲ء کو مدرسہ احمدیہ کی ایک تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو تقریر ارشاد فرمائی تھی اس کا ابتدائی حصہ ۱۱ مارچ ۶۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اس پرمعارف تقریر کا ایک اور حصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے (ادارہ)

"چوتھی بات میں طلباء اور دیگر لوگوں کو جنہوں نے زندگی وقف کی ہے کہنی چاہتا ہوں گو اس وقت بعض چھوٹی جماعتوں کے جو بچے ہیں ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے۔ لیکن بڑے ہو کر وہ انہیں سمجھ سکیں گے۔ کیونکہ بہت سی باتیں چھوٹی عمر میں سنی جاتی ہیں۔ مگر بڑے ہو کر ان کے معنے معلوم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بچپن میں دیکھا تھا اور جو باتیں اُس وقت سنی تھیں وہ خواہ اس وقت نہ سمجھ میں آئی ہوں اب ان کی سمجھ آتی ہے

- - - - وہ بات جو میں بتانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ چند ہی دن ہوئے میں عیسائیت کی تاریخ پڑھ رہا تھا اس کا مصنف لکھتا ہے کہ یہ مسیح کی دانائی تھی کہ اس نے اپنے مشن کی تبلیغ کے لئے فقیہوں اور فریسیوں کو نہ چنا بلکہ عوام اور کم علم لوگوں کو چنا وہ اس کا پیغام لے کر دنیا میں نکل گئے اور مسیح کے نام سے دنیا کو فتح کر لیا اس بات پر غور کرنے سے مجھے مزا آیا۔ اور میں نے اس خیال کو وسیع کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اب بھی ہمارے کامیاب مبلغ وہی ہیں جو دینی علوم کے بڑے عالم نہیں۔ افریقہ میں جو ہمیں کامیابی ہوئی اور جس کا عملی ثبوت ان کا سینکڑوں روپیہ یہاں چندہ بھیجنا ہے وہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ ہوئی۔ دینی علوم میں ان کو درجہ مولویت حاصل نہیں۔ عربی میں انھوں نے اپنے طور پر کچھ واقفیت حاصل کی ہے یا مفتی محمد صادق صاحب ہیں وہ دینی علوم کے بڑے ماہر نہیں یا چوہدری فتح محمد صاحب ہیں یہ بھی مولوی نہیں ہیں۔ اس میں کسی کی ہتک مدنظر نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ مراد ہے۔ نہ جو سب سے ناقص تھا اور جو زیادہ عرصہ تک قادیان میں بھی نہیں رہا وہ مبارک علی ہے اس کے ذریعہ اچھے اچھے لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور جوش سے کام کرتے ہیں۔ انتظامی حالت بھی اچھی ہے اس کی کوشش زیادہ قابل قدر ہے پھر میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا وہاں بھی یہی معاملہ نظر آتا ہے گو ایک حالت میں فرق ہے۔

مگر ایک اور مشکل ہے جس کا حل ہمارے لئے ضروری ہے حضرت مسیحؑ کے لئے مسیحیوں نے تکلیفیں تو اٹھائیں مگر دین کی شکل مسخ کر دی۔ وہ پھانسیوں پر چڑھے۔ غرق کئے گئے جلا دیئے گئے سنگسار کئے گئے۔ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور وہاں ان کو سخت سے سخت اذیت اٹھانی پڑی۔ اگر وہ دنیا کو مسیح کی طرف لے آئے اور انھوں نے مسیح کو تو منوالیا مگر بات منوائی جس کو مسیح چھڑوانا چاہتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ بات نہیں ہوئی کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں کو ۲۳ سال تک حضورؐ کے ساتھ رہنے کا موقع ملا گویا وہ عاقل بالغ ہو کر ۲۳ برس تک ایک مدرسہ میں پڑھتے رہے۔ آج ایک شخص ایم اے سولہ برس میں ہوتا ہے مگر ان لوگوں نے ساٹھ برس ایم اے کے کورس سے بھی زیادہ صرف کئے۔ وہ اس عرصہ میں عالم ہو گئے۔ پھر زبان بھی ان کی عربی تھی۔ اس لئے ان کے لئے یہ دقت نہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو اتنا موقع تعلیم دینے کا نہ ملا۔ صرف تین برس ملے اور پھر ان کو ہجرت کرنی پڑی۔

ہمارے لئے بھی یہ دقت پیش آئی ہے مسیح موعودؑ آئے۔ ان کی زبان اور ہماری زبان اردو ہے مگر قرآن کریم اور احادیث عربی میں ہیں حضرت اقدسؑ نے جو کچھ لکھا ہے وہ تشریح و تفسیر ہے مگر تشریح و تفسیر اسی وقت کام دیتی ہے جب متن بھی ساتھ ہو ورنہ یہودیوں کا سا حال ہونے کا خوف ہے حضرت اقدسؑ کی کتب کے بغیر قرآن نہیں آسکتا۔ اور اگر قرآن ساتھ نہ ہو تو ان کتابوں سے چنداں فائدہ کی امید نہیں۔ اس لئے ہمارے لئے خطرات زیادہ ہیں ہمیں ان مشکلات سے نکلنے کے لئے راستہ نکالنا چاہیئے۔ پہلوں سے جو غلطیاں ہوئیں وہ ہمارے سامنے ہیں۔ ہمیں ان سے سبق لینا چاہیئے کیونکہ پہلوں کی غلطیاں پچھلوں کے لئے عبرت ہوتی ہیں۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء)

(باقی)

ربوہ میں گھانا کے آٹھویں یوم آزادی پر

جامعہ کے غیر ملکی طلبہ کی طرف سے ایک خصوصی تقریب کا انعقاد

ربوہ - مورخہ ۶ مارچ کو جامعہ احمدیہ کے غیر ملکی طلبہ نے گھانا (مغربی افریقہ) کا آٹھواں یوم آزادی اہتمام سے منایا۔ اس روز تین بجے سہ پہر ان کی طرف سے جامعہ احمدیہ ہال میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں غیر ملکی طلبہ کے علاوہ بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا و سابق مبلغ انچارج گھانا مشن نے ادا فرمائے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو فجی کے جناب عبدالرؤف نے کی۔ بعدہٗ عبدالحفیظ صاحب کھوکھر اور صالح محمد خان صاحب نے پاکستان کا قومی ترانہ اور گھانا کے جناب عبدالواحد بن داؤد اور جناب یوسف یوسن نے گھانا کا قومی ترانہ پڑھا۔ جملہ حاضرین نے ہر دو ترانے احتراماً کھڑے ہو کر سنے۔ ازاں بعد غیر ملکی طلبہ کے سیکرٹری جناب عثمان آف مشرقی افریقہ نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پھر سلسلہ وار غیر ملکی طلباء کے پریذیڈنٹ جناب یوسف عثمان کمبا لالایا آف ٹانزانیہ (مشرقی افریقہ) نے "باہمی تعلقات اور ہمارا مشترکہ کام" کے موضوع پر جناب عبدالغنی کریم آف انڈونیشیا نے "افریشیائی ممالک کے باہمی تعلقات" کے موضوع پر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے "افریقہ کے نو آزاد ممالک سے دنیا کیا توقع رکھتی ہے" کے موضوع پر اور جناب عبدالواحد بن داؤد آف گھانا نے "گھانا کا تعارف" کے موضوع پر انگریزی میں تقاریر کیں۔ انھوں نے اِس امر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہ افریقہ اور ایشیا کے اکثر ممالک آزاد ہو چکے ہیں۔ ان میں باہمی تعاون۔ خیر سگالی اور اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔ نیز اس امر پر خاص طور پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان سب ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں روحانی اسیری سے رہائی کا راستہ بھی ہموار ہو رہا ہے اور اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے اور اس طرح دنیا میں غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں سے نمایاں تر ہوتے جا رہے ہیں علی الخصوص جناب عبدالواحد بن داؤد نے گھانا کا تعارف کراتے ہوئے اس کی جدوجہد آزادی پر بھی روشنی ڈالی اور اس امر پر خاص خوشی کا اظہار کیا کہ اب ان کے ملک کو غیر ملکی تسلط سے آزاد ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں اور ملک ایک آزاد اور خود مختار مملکت کی حیثیت میں ہر جہت سے ترقی کر رہا ہے انھوں نے گھانا میں احمدیت کی ترقی پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ وہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد ۴۵ ہزار تک پہنچ چکی ہے ان میں سے اکثر وہ ہیں جو پہلے مشرک یا عیسائی تھے وہاں جماعت کی انتھک مساعی کے نتیجہ میں اسلام زور شور سے پھیل رہا ہے آخر میں صاحب صدر مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اہل افریقہ کی صلاحیتوں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور اسلام کے ساتھ ان کی محبت و عقیدت کو بھی خوب سراہا صدارتی تقریر کے بعد گھانا کے جناب یوسف یوسن نے صاحب صدر، معزز حضرات اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پھر صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد اس پُرمسرت موقع پر جملہ حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

کانووکیشن تعلیم الاسلام کالج - ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۴ مارچ کو ۹½ بجے صبح کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے ۱۹۶۴ء میں بی اے / بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ ایک روز قبل یہاں پہنچ کر (مورخہ ۱۳ مارچ کو) ۵ بجے شام ریہرسل میں شامل ہوں گاؤن اور ہڈ یونیورسٹی ٹیلرز کے نمائندے سے مل سکیں گے جو یہاں پر موجود ہو گا۔ (پرنسپل)

درخواست دعا

مکرم حمیدالدین صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن مورخہ ۱۲ مارچ کو گوجرانوالہ میں ہو رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔